۶ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 44)

منکر نکیر کے سُوالات میں آسانی کا وَظیفہ

- چپ بورڈ کو لکڑی کہہ کر بیچنا کیسا؟ 08
- پیدائشی مجنون کی نمازِ جنازہ میں کونسی دُعا پڑھی جائے؟ 9
- کیا نماز قضا ہو جانے سے اِعتکاف ٹوٹ جاتا ہے؟ 12
- مہمان کتنے دِن تک مہمان ہوتا ہے؟ 13

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

منکر نکیر کے سُوالات میں آسانی کا وَظیفہ (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۵ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کسی فرد سے بدظن ہو کر دعوتِ اسلامی کو نہ چھوڑا جائے

عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کے تربیتی اِعتکاف میں روزانہ رات مَدَنی مذاکرے سے پہلے چند مُعْتَکِفِیْن کے ریکارڈ شُدہ تاثرات سنائے جاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک اعلیٰ دُنیوی تعلیم یافتہ مُعْتَکِف نے اپنے تاثرات دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی والوں کے اچھے اَخلاق کی بہت تعریف کی اور مُعاشرے کی بے راہ روی، کردار کی پستی اور امن وسکون کی بربادی کو ختم کرنے میں دعوتِ اسلامی کی مثبت کوششوں پر روشنی ڈالی اور پھر ہمیشہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے اور دَرسِ نظامی میں داخلہ لے کر عالِم کورس کرنے کی نیت بھی کی۔ جس پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے جذبات کو سراہا اور پھر اس طرح کے مَدَنی پھول دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

مَاشَآءَ اللّٰہ! یہ دعوتِ اسلامی والوں کے اچھے اَخلاق سے مُتأثر ہوئے اور ہمیشہ مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے بلکہ دَرسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) کرنے کی بھی نیت کی۔ اللہ پاک انہیں اِسْتِقامت عطا فرمائے۔ یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ مَدَنی

---

1 ...... یہ رِسالہ ۶ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۴۰ھ بمطابق 11 مئی 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فِردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

ماحول میں جہاں مِلَنْسار اور اچھے اَخلاق والے اسلامی بھائی ہوتے ہیں وہاں بعض بد اخلاق اور اَڑیل بھی آ جاتے ہیں۔ جو غصہ آنے پر اس قِسم کی گفتگو بھی کرتے ہوں گے کہ تیرا مُنہ توڑ دوں گا، خود کو کیا سمجھتا ہے؟ رَمَضان کا مہینا ہے اور میرے سر پر عمامہ ہے، ابھی میں تم کو کچھ نہیں بولتا، چاند ہونے پر باہر نکلو پھر میں بتاتا ہوں، اِعتکاف میں بھی ایسے لوگ بیٹھ جاتے ہیں اور بعض اوقات تو بَرسوں سے بیٹھنے والے ہوتے ہیں لیکن مَدَنی پُھول سنتے نہیں اور اگر سنتے ہیں تو قبول کرنے کی صَلاحیت نہیں ہوتی۔ بہر حال اگر آپ کو ایسا کوئی اَڑیل مل جائے تو اس کے لیے ذہنی طور پر تیار رہیے گا اور اس ایک کی وجہ سے ہمیں چھوڑ کر مَت جایئے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم تو پیار والے لوگ ہیں۔ کاش! سارا مُعاشرہ حُسنِ اَخلاق کا پیکر بن جائے لیکن ظاہر ہے کہ پانچوں اُنگلیاں برابر نہیں ہوتی۔ مارا ماری والے بھی آتے ہیں، جیب کترے بھی پہنچ جاتے ہیں، موبائل فون بھی چوری کر لیتے ہیں۔ قاتل اور طرح طرح کے لوگ بھی اِعتکاف میں بیٹھ جاتے ہیں۔ بعض اوقات پولیس آ کر اپنا مطلوبہ بندہ پکڑ کر لے جاتی ہے۔ چونکہ یہ سمندر ہے جال ڈالیں گے تو بہترین مچھلیاں بھی آئیں گی، کیکڑے بھی آ جائیں گے اور کہیں سے دَریائی سانپ بھی گھس جائے گا۔ گر جینے کی تمنا ہے تو پہچان پیدا کر۔

بہر حال میٹھے میٹھے اسلامی بھائی آپ کو مل رہے ہیں، اگر کہیں کوئی کڑوا مل جائے تو مجھے اور میری دعوتِ اسلامی کو چھوڑ کر مَت جانا۔ دعوتِ اسلامی دِین کی خدمت کر رہی ہے، سنّتوں کا پیغام دے رہی ہے، بے نمازیوں کو نمازی بنا رہی ہے۔ اگر ایسا کوئی بَداخلاق مل جائے تو آپ غصّے میں آنے کے بجائے اس پر اِنفرادی کوشش کیجئے گا کہ یار! میں تو بالکل نیا ہوں اور میں نے یہاں آ کر بہت اچھا Feel (محسوس) کیا ہے۔ آپ تو مجھ سے کچھ سینئر معلوم ہو رہے ہیں لیکن آپ جو تو تڑاک والی Language (زبان) بول رہے ہیں کیا یہ دعوتِ اسلامی کی Language (زبان) ہے؟ کیا میں یہاں سے چلا جاؤں؟ اُمّید ہے اس کی غیرت جاگ جائے اور آپ سے مُعافی تلافی کر لے۔ پھر بھی اگر کوئی اُلٹی سیدھی بات کرے تو آپ اس کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو چھوڑ کر مَت جانا۔

منکر نکیر کے سُوالات میں آسانی کا وَظیفہ

سُوال: قبر میں سُوالات میں آسانی ہو اِس کا کوئی وَظیفہ بتا دیجیے۔

www.dawateislami.net

جواب: جو شخص ہر رات سورۂ ملک یعنی "تَبٰرَكَ الَّذِیْ" پڑھتا رہے وہ فتنۂ قبر (قبر کی آزمائش) سے محفوظ ہو جاتا ہے۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو شخص ہر رات سورۂ ملک کی تلاوت کا عادی ہو گا یعنی پابند ہو گا وہ قبر کی آزمائش سے بچا لیا جائے گا۔[2] اور جو پابندی سے پارہ 23 سورۂ یٰسین کی آیت نمبر 25 ﴿اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ﴾ کو پڑھتا رہے گا اللہ پاک اس پر منکر نکیر کے سُوالات آسان فرما دے گا۔[3] یہ آیتِ مُبارَکہ روزانہ کتنی بار پڑھنی ہے اس کی کوئی تعداد بیان نہیں ہوئی لہٰذا اگر کوئی ایک بار بھی پڑھے گا تو اللہ پاک اس پر رَحمت فرمائے گا اور اس کے لیے سُوالات میں آسانی ہو گی لہٰذا یہ آیتِ مُبارَکہ سب کو یاد کر لینی چاہیے اور روزانہ کم از کم ایک بار تو پڑھ ہی لینی چاہیے۔

منکر نکیر کے سُوالات کے جوابات دینے کی کیفیت

سُوال: قبر میں منکر نکیر کب تشریف لاتے ہیں اور کیا ہم اُن کے سُوالات کے جوابات دینے کے لیے جسم کے ساتھ کھڑے ہوں گے؟

جواب: کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ منکر نکیر مَیِّت کو جِھڑک کر بٹھائیں گے اور سخت لہجے میں سُوالات کریں گے۔[4] مَیِّت سے سُوالات ہونے کا پتا نہیں چلتا کہ کس وقت سُوالات ہوئے مثلاً کوئی دَریا میں ڈوب گیا یا کسی کو مار کر جنگل میں پھینک دیا اور وہ دَرندوں کے پیٹ میں چلا گیا تو وہی جگہ اس کی قبر ہے اور اس سے وہیں سُوالات و جوابات ہوں گے۔ یاد رکھیے! مَیِّت کا بیٹھنا اور منکر نکیر کا اس سے سُوالات کرنا یہ سب بَرزخ اور پَردے کے مُعاملات ہیں جو ہمیں نظر نہیں آئیں گے مگر یہ ضَروری نہیں کہ جو نظر نہ آئے اس کے وُجود کا اِنکار کر دیا جائے کہ ایسا کرنا تو دَہریوں کا کام ہے۔ دیکھئے! اللہ پاک ہمیں نظر نہیں آتا لیکن ہم اِنکار نہیں کرتے بلکہ مانتے ہیں کہ اللہ پاک موجود ہے، حقیقت میں اللہ پاک

---

1 ...... التذکرۃ للقرطبی، باب ماینجی المومن من اھوال القبر وفتنتہ وعذابہ، ص ۱۴۳ دار السلام القاھرۃ مصر

2 ...... سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب الفضل فی قراءۃ تبارک الذی بیدہ الملک، ۶/۱۷۹، حدیث: ۱۰۵۴۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... شرح الصدور، باب من لا یسئل فی القبر، ص ۱۴۹ مرکز اھلسنت برکات رضا ھند - شرح الصدور، ص ۲۷۰ (مترجم) مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

4 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۶، حصہ: ۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

ہے اور واقعی اللہ پاک کا وُجود ہے تو کسی چیز کا نظر نہ آنا اس کے نہ ہونے کی دَلیل نہیں ہے۔

آپ کی مسکراہٹ کسی کی زندگی سنوار سکتی ہے

سُوال: ایک مسکراہٹ والا چہرہ سامنے والے کے کِردار یا دِل و دماغ پر کس طرح کے اَثرات چھوڑ سکتا ہے؟

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر کسی سے بات کرتے وقت مُنہ پُھولا ہوگا یا غصے میں بھرا ہوگا تو سامنے والے پر اس کا اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ اگر بات گھمبیر ہو مثلاً کسی کی موت کا تذکرہ ہو رہا ہے یا کسی ایسے مَریض کی عیادت ہو رہی ہے جس کی حالت تشویش ناک ہے تو ایسے موقع پر مُنہ کو گھمبیر کرنا سمجھ میں آتا ہے لیکن ہر صورت میں ایسا گھمبیر ہو جانا کہ سامنے والا ڈر جائے یہ مناسب نہیں۔ اکثریت کی مسکراہٹ کی عادت نہیں ہوتی۔ لنگرِ رضویہ تقسیم کرنے والوں کے متعلق میری خواہش ہوتی ہے کہ کاش یہ مسکرا مسکرا کر تھال پیش کریں اور وُصول کریں، اگر کوئی تھال لینے کے لیے اپنا اُلٹا ہاتھ بڑھائے تو یہ سیدھے ہاتھ میں دیں۔ چلتے پھرتے نیچے گرے ہوئے دانے وغیرہ اُٹھواتے رہیں، نوالے چھوٹے کرواتے رہیں۔ اگر جگہ تنگ ہو تو مسکرا کر کشادہ کروائیں۔ اگر یہ سب چیزیں فقط باتوں کی حد تک نہ ہوں اور مَدَنی ماحول میں عملی طور پر رائج ہو جائیں تو آپ کی دعوتِ اسلامی بادلوں میں پَرواز کرتی ہوئی مدینے پہنچ جائے۔

(جانشینِ امیرِ اہلسنّت نے فرمایا:) امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی یہ عادت دیکھی ہے کہ جب بچے اُچھل کود کر رہے ہوتے ہیں تو آپ ان کو مسکرا کر روکتے ہیں۔ اگر ہم سے بھی کوئی بھول ہو جاتی یا کوئی چیز سمجھانا ہوتی تو مسکرا کر ہی فرماتے۔ کسی کو مسکرا کر کسی چیز سے روکنا آسان ہے کہ اس سے سامنے والا رُک بھی جاتا ہے اور اسے محسوس بھی نہیں ہوتا۔ مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ ایک بار ٹرین کے ذَریعے جب ہمارا قافلہ سکھر اجتماع کے لیے روانہ ہوا تھا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اس ٹرین میں تھے۔ ایک جگہ فجر کی نماز کی اَدائیگی کے بعد ٹرین ہلکی رفتار سے چل رہی تھی کہ ایک جگہ کچھ لڑکے ٹرین پر پتھراؤ کر رہے تھے۔ میں گیٹ پر کھڑا تھا، اب اگر پیچھے ہٹتا جب بھی پتھر لگتا لہٰذا میں نے مسکرا کر ان لڑکوں کو اِشارے سے پتھر مارنے سے منع کیا۔ جس پر انہوں نے پتھر نیچے پھینک دیئے اور مارنے سے باز رہے۔

ڈرائیونگ کے دَوران بھی تجربہ ہوتا ہے کہ اچانک سامنے سے گاڑی آجائے وہ اور آپ رُک جائیں۔ پھر آپ مسکرا کر اسے اِشارہ کریں کہ آپ چلے جائیں تو وہ بھی مسکرا کر کہے گا: نہیں! پہلے آپ چلے جائیں۔

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) مجھے وہ منظر نہیں بھولتا جب میں یورپ میں تھا۔ وہاں سنّتوں بھرے اِجتماع کے بعد ملاقات کا سلسلہ رہتا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں سمجھاتے رہتے ہیں کہ مسکرا کر ملو! مسکرا کر ملو! لہٰذا میں اپنے طور پر پوری کوشش کرتا کہ میں مسکرا کر ملوں۔ ایک رات یورپ کا ایک اجتماع تھا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کسی لمبے میل آئی کہ عمران! اتنی دور سے اسلامی بھائی آتے ہیں اور لائن میں لگنے کے بعد آپ کے پاس ملاقات کے لیے پہنچتے ہیں، کم از کم ان کے لیے مسکراہٹ کا حق تو بنتا ہے۔ میں نے جواب دیا: باپا! میں مسکراتا ہوں اور مسکراتے مسکراتے بعض اوقات گالوں میں دَرد شروع ہو جاتا ہے۔ باپا نے فرمایا: یہ بھی کم ہے ان کو اور مسکراہٹ دو۔ بہر حال میں نے اِس واقعے سے یہ سبق حاصل کیا کہ ایک ہے مجھے لگے کہ میں مسکرا رہا ہوں لیکن اصل یہ ہے کہ سامنے والے کو بھی لگنا چاہیے کہ میں مسکرا رہا ہوں۔

اگر ملاقاتی کو کچھ نہ دے سکیں تو مسکراہٹ کا تحفہ ہی پیش کر دیجیے

(امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر ملاقاتی کو کچھ نہ دے سکیں تو مسکراہٹ کا تحفہ ہی پیش کر دیں۔ آپ کی مسکراہٹ کسی کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ اگر 100 آدمی آپ سے ملاقات کے لیے آئے جن میں سے 99 کے سامنے آپ مسکرائے لیکن ایک سے ملاقات کے وقت کسی دوسرے سے باتوں میں لگ گئے اور اس ملاقات کرنے والے کو یوں روکھا سا ہاتھ دے دیا اور وہ ملا کر چلا گیا۔ ہو سکتا ہے وہ آپ سے مُتأثر نہ ہو اور اللہ نہ کرے کہ کہیں آپ سے بَدظن ہو کر بدمذہبوں کی طرف نکل جائے اور اس کی نسلیں برباد ہو جائیں۔ اِس لیے سب اسلامی بھائیوں کو بہت خیال رکھنا چاہیے اور ہر ایک سے مسکرا کر ملنا چاہیے کہ اس سے سامنے والے کی دِل جوئی ہو گی اور اگر نیت اچھی ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بھی ملے گا۔

کیا اُستاد بھی طلبا کے سامنے مسکراتا رہے؟

سُوال: ٹیچر یا اُستاد کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ طلبا کے سامنے مسکرانے سے میرا رُعب چلا جائے گا لہٰذا وہ مسکرانے میں

www.dawateislami.net

کنجوسی کرتا ہے، اِس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: طالبِ علم کو ضَرورتاً آنکھیں بھی دِکھانا پڑتی ہیں۔ اگر ہر غَلَطی پر بچّے کو مسکرا کر سمجھائیں گے تو وہ سمجھنے کے بجائے ہو سکتا ہے بے تکلف ہو کر عمامہ کھینچ لے۔ یوں موقع کی مُناسبت سے اُستاد کو سنجیدہ بھی ہونا چاہیے۔ میری عادت میں جھاڑنا مارنا بالکل بھی نہیں ہے بلکہ بطورِ مُبالغہ کہوں تو مجھے مارنا آتا بھی نہیں ہے۔ اگر کبھی بچے تنگ بھی کرتے ہیں تو میں جھاڑتا نہیں، ان کے والد کو کہہ دیتا ہوں وہ سنبھال لیتے ہیں۔ مُبَلِّغِین بھی اپنے چہروں پر مسکراہٹ سجا کر رکھیں۔ ایک مجلس بنام ”مَجْلِس مُتَبَسِّمِین“ بھی بنائی گئی ہے اِس مجلس میں چُن کر ان اسلامی بھائیوں کو رکھا جائے جن کی عادت میں مسکرانا ہو۔ اگر کھانے یا جَدول کے دِیگر کاموں میں کوئی لاکھ اَڑی کرے مگر یہ اس کے سامنے مسکراتے رہیں۔ اگر یہ مسکرائیں گے نہیں تو لڑائی جھگڑا ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں ایک سے ایک لڑائی کرنے والے علاقے کے چھٹے ہوئے بدمعاش قِسم کے لوگ بھی آجاتے ہوں گے، کسی نے کئی اَفراد کا سر پھوڑا ہو گا، کسی نے گولی بھی ماری ہو گی، کوئی اپنی ہی زندگی سے بیزار ہو گا جیسا کہ ابھی ایک پڑھے لکھے شخص نے تأثرات دیتے ہوئے کہا کہ میں خودکشی کا سوچ رہا تھا کیونکہ وہ اِسلام جو اِحیاءُ الْعُلوم میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھ کر چلے گئے وہ اِسلام تو اب روئے زمین پر کہیں نظر نہیں آتا، لیکن جب یہ دعوتِ اسلامی میں آئے تو پتا چلا کہ مَاشَآءَاللہ اس کتابی اِسلام کی عملی تصویر یہاں موجود ہے۔ بہر حال اگر انہوں نے خودکشی کا عزم کیا تھا تو اس سے توبہ بھی کرنی چاہیے کہ گناہ کا اِرادہ کیا تھا۔ بس اللہ کریم ہم سب کو اِیمان پر اِسْتِقامت اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں شہادت کی موت دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سکرات میں گر روئے محمد پہ نظر ہو
ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے (وسائلِ بخشش)

قناعت کی نعمت کیسے حاصِل ہو؟

سُوال: قناعت کی نعمت کیسے حاصِل ہو جبکہ مال کے بغیر کوئی کام بنتا نظر نہیں آتا؟

www.dawateislami.net

جواب: قناعت[1] اس چیز کا نام نہیں ہے کہ بندہ سارا مال لٹا کر کنگال ہو جائے۔ کاروبار کرنے کے لیے بھی تو مال چاہیے۔ غوثِ پاک بھی کاروبار فرماتے تھے۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کپڑے کے بڑے تاجر تھے، مال بہت تھا لیکن پھر بھی قناعت پسند تھے۔[2] صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم میں بھی حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مال مشہور ہے اور سب سے مالدار صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالرَّحْمٰن بِن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تھے جو عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں سے ہیں۔ وہ دَس صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم جن کو ایک ہی نَشِسْت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی خوشخبری دی وہ عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ کہلاتے ہیں۔[3] بہر حال کسی کا مالدار ہونا اِس بات کی دَلیل نہیں کہ اس کے پاس قناعت نہیں ہے۔ قناعت یہ ہے کہ جتنا مل گیا اس کو کافی سمجھیں۔ ھَلْ مِنْ مَّزِیْد یعنی اور زیادہ ملے اور زیادہ ملے، میں بہت مالدار بن جاؤں یہ لالچ نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے متعلق مزید معلومات کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 228 صفحات پر مشتمل کتاب "حِرْص" کا مُطالعہ کیجئے۔ یہ بہت پیاری کتاب ہے، اسے پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ قناعت اور حِرْص کے بارے میں کافی معلومات حاصِل ہوں گی۔

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یَارَسُوْلَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش)

قناعت کی فضیلت

سُوال: قناعت کی کیا فضیلت ہے؟[4]

جواب: نبیِّ محترم، رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: وہ کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا اور بقدرِ کفایت

---

1. دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رِسالے "چڑیا اور اندھا سانپ" کے صفحہ 8 پر ہے: قناعت کا لغوی معنیٰ: اِکتفا کرنا (یعنی کافی سمجھنا)۔ صبر کرنا۔ تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا، جو ملے اُسی میں گزارہ کرنا، زیادہ طلبی اور حرص سے بچے رہنا قناعت کہلاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ، ۳/ ۴۰۰ مرکز الاولیا لاہور) قناعت کی دو تعریفات (1) خدا کی تقسیم پر راضی رہنا قناعت کہلاتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۲۶ دار المنار بیروت) (2) جو کچھ ہو اُسی پر اِکتفا کرنا قناعت ہے۔
2. اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، نسب امام الاعظم ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ص ۱۵ عالم الکتب بیروت
3. فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۳۶۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
4. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضان مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

رِزق دیا گیا اور اللہ پاک نے اسے دیئے ہوئے پر قناعت دی۔ [1] اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جسے اِیمان و تقویٰ، بقدرِ ضَرورت مال اور تھوڑے مال پر صبر یہ چار نعمتیں مل گئیں اس پر اللہ پاک کا بڑا ہی کَرم اور فضل ہو گیا وہ کامیاب رہا اور دُنیا سے کامیاب گیا۔ [2]

چِپ بورڈ کو لکڑی کہہ کر بیچنا کیسا؟

سُوال: چِپ بورڈ اصل میں لکڑی نہیں ہوتی بلکہ اس کے اوپر لکڑی کا پیپر پریس کیا ہوا ہوتا ہے، تو اسے لکڑی کہہ کر بیچنا کیسا ہے؟

جواب: چِپ بورڈ کو لکڑی کہا لیکن Customer (گاہک) کو پتا ہے کہ یہ اصل میں کیا ہے؟ تو اب دُکاندار اس کا نام لکڑی، پتھر، لوہا یا چاہے کچھ بھی کہہ لے تو یہ دھوکا نہیں۔ ہاں اگر گاہک بھی اسے لکڑی ہی سمجھ رہا ہے اور حقیقت میں وہ لکڑی نہیں تو یہ دھوکا دینا ہے۔

دھوکے سے لوہے کے بجائے بیڑ اِستعمال کرنا

سُوال: لوہے کی جگہ بیڑ اِسْتِعمال کرنا کیسا رہے گا جبکہ Customer (گاہک) نے لوہے کی ڈیمانڈ کی ہے؟

جواب: لوہے کی جگہ بیڑ اِسْتِعمال کرنا سیدھا سیدھا دھوکا ہے۔ بیڑ اور لوہا دونوں Metal یعنی دھات کی قسم سے ہیں مگر بیڑ کچا ہوتا ہے اور یہ مڑتا نہیں۔ اگر موڑا جائے تو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ لوہا مڑتا ہے اس سے اوزار بنتے ہیں۔ بیڑ کی بھی چیزیں بنتی ہیں۔ بہر حال اگر بیڑ کو لوہا کہہ کر بیچا تو Understood ہے کہ یہ دھوکا ہے اور دھوکا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

ہر شخص امام نہیں بن سکتا

سُوال: میں ایک عرب ملک میں رہتا ہوں یہاں کوئی بھی شخص نماز کی امامت کروا دیتا ہے اور بعض اوقات تو ایسا شخص بھی امامت کرواتا ہے کہ جس کے بارے میں غالب گمان ہوتا ہے کہ اسے نماز کے فرائض اور شرائط وغیرہ کا بھی عِلم

1 ...... مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶ دار الکتاب العربی بیروت

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۹ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

نہیں ہو گا تو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے ؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: ہر شخص امام نہیں بن سکتا بلکہ امامت کی کچھ شرائط ہیں۔[1] بہر حال مجھے معلوم ہے کہ عرب دُنیا میں پولیس والا بھی اِمامت کر رہا ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنی نماز پڑھ رہا ہے اور اس میں امامت کی اہلیت نہیں جب بھی لوگ آکر اس کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اِس طرح کر کے اپنی نماز کو خطرے میں نہ ڈالا جائے۔ بندہ اگر خود امامت کا اہل ہو تو خود امامت کرے ورنہ اپنی نماز الگ سے پڑھے اور اپنی نماز بھی دُرُست ہونی چاہیے۔ بَدقسمتی سے عرب دُنیا میں سُنّتیں نہ پڑھنے کا عام رُجحان ہے اور وہاں ایک تعداد ہے جو سُنّتیں نہیں پڑھتی صِرف فرض پڑھتی ہے۔

پلاسٹک کی گھڑی پہن کر نماز پڑھنے کا شرعی حکم

سُوال: اگر پلاسٹک کی بنی ہوئی گھڑی پہنی ہوئی ہو تو کیا نماز ہو جائے گی ؟

جواب: گھڑی اگرچہ لوہے کی پہنی ہوئی ہو تب بھی نماز ہو جائے گی۔

پیدائشی مجنون کی نمازِ جنازہ میں کونسی دُعا پڑھی جائے ؟

سُوال: اگر کوئی پیدائشی مجنون ہو اور اس کا ذہنی توازن صحیح نہ ہو اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی نمازِ جنازہ میں بالغ کی دُعا پڑھی جائے گی یا نابالغ کی ؟

جواب: اگر کوئی پیدائشی مجنون ہو یا نابالغی کی حالت میں مجنون ہوا تو اس کی نمازِ جنازہ میں نابالغ والی دُعا پڑھی جائے گی اگرچہ فوتگی کے وقت وہ بالغ ہو اور اگر بالغ ہونے کے بعد مجنون ہوا اور پھر اسی حالت میں ہی فوت ہو گیا تو اس کی نمازِ جنازہ میں بالغ کی دُعا پڑھی جائے گی۔[2]

لکڑی کے دَروازے پر نام لکھنا یا لکھوانا کیسا ؟

سُوال: بعض لوگ ہم سے لکڑی کے دَروازے پر اپنا نام لکھواتے ہیں تو کیا انہیں نام لکھ کر دینے سے ہم گناہ گار تو نہیں

---

1 ...... نمازِ پنجگانہ میں ہر وہ شخص جو صحیح الایمان، صحیح القراءۃ، صحیح الطہارۃ، مرد، عاقل، بالغ، غیر معذور ہو وہ امامت کر سکتا ہے یعنی اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۳۸۴ ماخوذاً)

2 ...... غنیۃ المتملی، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۷ ماخوذاً مرکز الاولیا لاہور

ہوں گے ؟(کارپینٹر کا سُوال)

جواب: لکڑی کے دَروازے پر نام لکھنا یا لکھوانا کوئی گناہ نہیں ہے۔

بہن بھائی ایک دوسرے کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں

سُوال: میری بہن کے پانچ چھوٹے بچے ہیں اور ان کے شوہر بے روزگار ہیں تو کیا میں ان کو اپنی زکوٰۃ اور فطرے کی رَقم دے سکتی ہوں ؟(SMS کے ذَریعے اسلامی بہن کا سُوال)

جواب: بہن بھائی آپس میں ایک دوسرے کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ زکوٰۃ کا حقدار ہونا پایا جائے۔ (1)

لوگوں کے ہمدردی نہ کرنے کی وجہ

سُوال: بعض لوگوں کو اپنے آس پاس کے اَفراد سے یہ شکایت رہتی ہے کہ ہمیں کوئی پوچھتا نہیں ہے، ہمارا کوئی دوست نہیں ہے، ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں کرتا، کوئی ہمارا ساتھ نہیں دیتا تو آپ اپنے تجربے یا مُشاہدے کی روشنی میں یہ بتائیے کہ اِس شکایت کے کیا اَسباب ہوتے ہیں؟ یا واقعی لوگ کسی کا ساتھ نہیں دیتے اور غم نہیں بانٹتے۔

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: مجھے لگتا ہے کہ جو شخص ایسا سوچتا ہو گا وہ خود بھی شاید ایسا ہی ہو گا اور اس کے بارے میں بھی لوگ یہی کہتے ہوں گے کہ یہ ہمیں پوچھتا نہیں اور نہ ہم سے ہمدردی کرتا ہے۔ یہ سوچنے کے بجائے کہ لوگ مجھ سے ہمدردی کیوں نہیں کرتے اِس محاورے ”ھَسے تینو گھرؔ وَسے یعنی جو ہنستا ہے اس کا گھر بستا ہے“ کا مِصداق بننا چاہیے۔ جو مِلنسار ہو گا اور دوسروں کے دُکھ سُکھ میں حِصّہ لیتا ہو گا تو لوگ اس کے دُکھ سُکھ میں بھی حصہ لیں گے اور جو خود بالکل چِڑ چِڑا اور مُنہ چڑھا ہو گا تو وہ بے چارہ شاید اسی طرح اِحساسِ محرومی اور اِحساسِ کمتری کا شکار ہو کر گھلتا چلا جائے گا کہ مجھے کوئی نہیں پوچھتا۔ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے آپ خود دوسروں کو پوچھنا سیکھ لیں، سب خود بخود آپ کو پوچھنے لگ جائیں گے۔ بعض لوگوں کو یہ خوش فہمی بھی ہوتی ہے کہ میں سب کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں، میں نے آج تک کسی کا کچھ نہیں بگاڑا، نہ کسی کا پائی پیسا کھایا اور نہ

---

(1) ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۱۱۰ ماخوذاً

www.dawateislami.net

ہی کسی کا بُرا چاہا اِس کے باوجود پتا نہیں کیوں میرے ساتھ ایسا ہو رہا ہے؟ یہ بھی ایک طرح کے وَساوِس ہوتے ہیں ورنہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اِس لیے کہ دُنیا میں سب بے مُرَوَّت نہیں ہو سکتے، اچھے لوگ ہر جگہ پائے جاتے ہیں اور قدر دان بھی ہر جگہ ملتے ہیں۔ اگر ہم کچھ بَن کر دِکھائیں گے تو لوگ قدر کریں گے اور اگر ہم گلے شکوے کرتے اور اپنے رونے روتے رہے تو واقعی کوئی نہیں پوچھے گا جیسا کہ بعض مریض یا بعض بڑی عمر والے بوڑھے حضرات ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی اُن سے طبیعت پوچھنے کی ہمت کرلے تو وہ اپنی فائل کھول دیتے ہیں کہ مجھے یہ بھی تکلیف ہے اور وہ بھی تکلیف ہے اور میری حالت بہت خراب ہے، اگرچہ تھوڑی دیر کے بعد آپ انہیں ہنستا پائیں گے لیکن جیسے ہی طبیعت کا پوچھا تو ان کی طبیعت خراب ہو جائے گی اور وہ ہُنکارے بھرنا شروع کر دیں گے تو اگر کوئی ایسا کرے گا تو پھر کوئی بھی ان کا بھاؤ نہیں پوچھے گا لہٰذا اگر آپ سے کوئی طبیعت کا پوچھے تو مسکرا کر اس کا اِستقبال کرنا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال یہ جملہ یاد کرلیں اور اسے کہتے ہوئے اس کے معنیٰ کو پیشِ نظر رکھیں کہ ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ہے نہ کہ ان معنوں پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہیں کہ میری طبیعت اچھی ہے تو یوں اگر آپ طبیعت پوچھے جانے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہیں گے یا اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ دیں گے کہ دُعا کرتے رہیں کہ اللہ پاک مجھ سے گناہوں کی بیماری کو بھی دور کر دے تو لوگ آپ کے بہت زیادہ قریب آئیں گے اور آپ کو بہت زیادہ پوچھیں گے۔ بہر حال یہ حقیقت بھی اپنی جگہ ہے کہ ایک تعداد ہے جو کسی کو پوچھتی نہیں ہے مگر آپ ایسوں کو نظر انداز کریں اور خود پوچھتے رہیں۔ بالفرض اگر اب بھی آپ کو کوئی نہیں پوچھتا جب بھی دِل چھوٹا نہ کریں کہ

لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

جب ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہمدرد اور غمخوار ہیں تو پھر ہمیں کسی اور کے ہمدردی نہ کرنے کی کیا پروا!

جے سوہنا میرے دُکھ وِچ راضی
میں سکھ نوں چُلّھے پاواں

www.dawateislami.net

کیا نماز قضا ہو جانے سے اِعتکاف ٹوٹ جاتا ہے؟

سُوال: اگر دَورانِ اِعتکاف کسی کی نماز قضا ہو جائے تو کیا اس کا اِعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: نماز چھوڑی تو واقعی سخت سے سخت گناہ کیا البتہ اس سے اِعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں! اگر کسی نے دَس دِن والے سنَّت اِعتکاف میں روزہ توڑا یا کسی وجہ سے روزہ ٹوٹا یا بیماری کی وجہ سے روزہ توڑنا یا چھوڑنا پڑ گیا تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(1)

تَراویح کی جماعت فوت ہو جائے تو...؟

سُوال: اگر کسی کی تَراویح کی جماعت فوت ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: بغیر جماعت کے اپنی پڑھ لے۔

کیا لڑکے کی عمر لڑکی سے کم ہو تو شادی ہو سکتی ہے؟

سُوال: لڑکے کی عمر 30 اور لڑکی کی عمر 38 سال ہو تو کیا یہ آپس میں شادی کر سکتے ہیں؟

جواب: لڑکے کی عمر 30 اور لڑکی کی عمر 38 سال ہو تو ان کے آپس میں شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ لڑکے کی عمر لڑکی سے بڑی ہو۔ بہر حال لڑکی کی عمر اگر زیادہ ہو تو شادی اور نکاح ہو جائے گا اور یہ ناجائز بھی نہیں ہے البتہ گھر چلنے میں تھوڑی دُشواری ہو سکتی ہے۔

مہمان کِن آداب کو پیشِ نظر رکھے؟

سُوال: ہمارے یہاں پاکستان میں اور باہر لوگوں کے گھر اتنے تنگ اور چھوٹے ہوتے ہیں کہ وہ ان میں صحیح طریقے سے اپنی فیملی کو بھی نہیں رکھ پا رہے ہوتے تو ایسے میں اگر کوئی مہمان بن کر جائے تو اُس کے لیے کیا آداب ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: بعض بے چاروں کے گھر ایسے ہوتے ہیں کہ مہمان کے آنے پر گھر کی خواتین بے چاری کچن میں رہتی ہیں اور

---

(1) فیضانِ رمضان، ص۲۶۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

جب تک مہمان رہتا ہے تکلیف میں ہوتی ہیں اس لیے مہمان موقع محل کو پیشِ نظر رکھے اور اگر چھوٹا گھر ہو تو جلدی جلدی وہاں سے واپس چلا آئے بلکہ اگر بڑا گھر بھی ہو تو بعض اوقات گھر میں کچھ نہ کچھ ایسے کام ہوتے ہیں کہ جو ہر ایک کے سامنے نہیں کیے جاسکتے یا ویسے ہی مَصروفیت ہوتی ہے تو مہمان موقع کی مناسبت سے ہی ٹھہرے اور پڑا نہ رہے اور اس سلسلے میں سب کو اِحتیاط کرنی چاہیے۔ بہت پُرانی بات ہے کہ کسی نے مجھ سے یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ ہمارے پیر صاحب کسی علاقے سے آتے ہیں اور ہمارے گھر آکر ٹھہرتے ہیں جس سے ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ گھر بڑا نہ ہونے کی وجہ سے پَردے کے مَسائل ہوتے ہیں تو کیا ہم پیر صاحب کو منع کر سکتے ہیں؟ تو یوں پیر صاحبان اور امام صاحبان سب کو سامنے والے کا مُعاملہ دیکھ لینا چاہیے کہ آیا اس کا گھر یا وہ بے چارہ خود ا نہیں کفایت کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ آدمی اپنے گھر میں تو روکھی سوکھی کھالے گا مگر مہمان کو تھوڑا اچھا اور زیادہ مقدار میں کھانا دینا ہو گا جس سے اُس کا خرچ بڑھ جائے گا۔

مہمان کتنے دِن تک مہمان ہوتا ہے؟

سُوال: مہمان کتنے دِن تک مہمان ہوتا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: مہمان تین دِن تک مہمان ہوتا ہے[1] اس کے بعد میزبان اسے کہہ سکتا ہے کہ آپ تشریف لے جائیں لیکن ظاہر ہے یہ بھی مُہَذَّب طریقے سے کہنا ہو گا۔ اِس حوالے سے ایک یادگار واقعہ اس وقت کا ہے جب شاید دعوتِ اسلامی نہیں بنی تھی۔ کسی نے اپنے گھر میں محفل رکھی، ہم نے وہاں جاکر ذِکر واَذکار شروع کیا تو اتنے میں گھر کا مَرد ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: گھر والے کہہ رہے ہیں کہ نعتیں پڑھو۔ اب ہم نے نعتیں پڑھنی شروع کیں۔ کچھ دیر بعد وہ صاحب دوبارہ تشریف لائے اور کہنے لگے: گھر والے کہہ رہے ہیں: "ہمیں سونا ہے۔" اب ہم وہاں سے جلدی جلدی رُخصت ہو گئے۔ جب اس نے کہا کہ گھر والے کہتے ہیں کہ نعتیں پڑھو تو ہم پُھول گئے کہ ان میں نعتیں سننے کا جَذبہ ہے چلو ہم نعتیں پڑھتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا یہ کہنا کہ "ہمیں سونا ہے" یہ اَنداز جچنے والا نہیں تھا لیکن اس مَرد کے بچے نے ہم کو آکر بول ہی دیا۔ بہر حال اگر مہمان کو گھر سے جانے کا کہنا ہو تو مُہَذَّب اَنداز اِختیار کیا جائے۔

❖

[1] ...... بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف و خدمته ایاہ بنفسه، ۴/ ۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۵ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

جو مہمان میزبان پر بوجھ نہیں ہوتے وہ زیادہ وقت مہمان رہیں تو حرج نہیں

سُوال: بعض مہمان ایسے ہوتے ہیں کہ میزبان چاہتا ہے کہ یہ ہمارے یہاں زیادہ وقت مہمان رہیں تو کیا اس صورت میں بھی زیادہ وقت مہمان بن کر رہنے میں کوئی حرج ہے؟[1]

جواب: اگر کوئی ایسی ترکیب ہے کہ مہمان زیادہ دِن رہنے کے باوجود میزبان پر بوجھ نہیں بنتا جیسا کہ بعض مہمان ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے پیچھے میزبان لگے رہتے ہیں کہ آپ ہمارے یہاں قیام کریں تو پھر حرج نہیں۔ مجھے بھی یہ خوش فہمی ہے کہ کئی ایسے ہوں گے جو یہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے یہاں مستقل مہمان بن جاؤں اور پڑا ہی رہوں بلکہ میں کئی کئی ماہ تک بھی مہمان رہا ہوں تو یوں مہمان کو بھی دیکھا جاتا ہے۔ مجھے نگرانِ شُوریٰ نے بھی اپنے گھر ٹھہرایا تھا اور کھلاتے پلاتے تھے، میں انہیں کہتا تھا کہ دیکھو پہلے دِن تو مہمان کو اچھا اچھا کھانے کو ملتا ہے دوسرے دِن کو الٹی میں تھوڑا فرق آتا ہے اور تیسرے دِن مزید فرق آجاتا ہے لہٰذا میرے لیے روزانہ اچھا کھانا نہ بنایا جائے کیونکہ ہم پنجاب کے دورے کرتے تھے اس لیے مجھے اس کا تجربہ تھا۔ نگرانِ شُوریٰ مجھے کہتے تھے ہمارے یہاں آپ کو روزانہ اچھا کھانا ملے گا۔ جب میں نے پہلی بار اپنے گھر میں فیضانِ سنّت پر کام کرنا شروع کیا تو گھر پر مجھ سے ملنے والے لوگوں کی آمد و رفت ہوتی تھی جس سے ہمارے گھر والے بے چارے پریشان ہوتے تھے پھر میں نے کسی اور کے گھر جا کر فیضانِ سنّت پر کام کیا مگر تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے جو کام میں نے اپنے گھر پر کیا تھا وہ سارا ختم کرنا پڑا اور نئے سرے سے کام کرنا پڑا تو یوں میں کئی لوگوں کے گھروں پر جا کر رہا ہوں اور لوگوں نے مجھے اپنے گھروں پر ٹھہرایا ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) میرا UK اور ساؤتھ افریقہ میں بعض لوگوں کے گھروں پر جانا ہوا تو انہوں نے مجھے اپنے گھروں میں کچھ کمرے دِکھائے اور کہا کہ یہ ہم نے اس اُمید پر بنائے ہیں کہ جب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمارے یہاں آئیں گے تو ہم انہیں ان کمروں میں ٹھہرائیں گے تو بعض مہمان ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے گھر میں رہنے سے گھر والوں کو ایک قلبی اور روحانی تسکین نصیب ہوتی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ہمارے گھر پر رہنے سے ہمیں دنیا و آخرت کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں اور برکتیں ملیں گی۔

❖

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	پلاسٹک کی گھڑی پہن کر نماز پڑھنے کا شرعی حکم	9
کسی فرد سے بد ظن ہو کر دعوتِ اسلامی کو نہ چھوڑا جائے	1	پیدائشی مجنون کی نمازِ جنازہ میں کونسی دُعا پڑھی جائے؟	9
منکر نکیر کے سُوالات میں آسانی کا وظیفہ	2	لکڑی کے دَروازے پر نام لکھنا یا لکھوانا کیسا؟	9
منکر نکیر کے سُوالات کے جوابات دینے کی کیفیت	3	بہن بھائی ایک دوسرے کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں	10
آپ کی مسکراہٹ کسی کی زندگی سنوار سکتی ہے	4	لوگوں کے ہمدردی نہ کرنے کی وجہ	10
اگر ملاقاتی کو کچھ نہ دے سکیں تو مسکراہٹ کا تحفہ ہی پیش کر دیجیے	5	کیا نماز قضا ہو جانے سے اِعتکاف ٹوٹ جاتا ہے؟	12
کیا اُستاد بھی طلبا کے سامنے مسکراتا رہے؟	5	تَراویح کی جماعت فوت ہو جائے تو...؟	12
قناعت کی نعمت کیسے حاصِل ہو؟	6	کیا لڑکے کی عمر لڑکی سے کم ہو تو شادی ہو سکتی ہے؟	12
قناعت کی فضیلت	7	مہمان کِن آداب کو پیشِ نظر رکھے؟	12
چپ بورڈ کو لکڑی کہہ کر بیچنا کیسا؟	8	مہمان کتنے دِن تک مہمان ہوتا ہے؟	13
دھوکے سے لوہے کے بجائے بیڑ استعمال کرنا	8	جو مہمان میزبان پر بوجھ نہیں ہوتے وہ زیادہ وقت مہمان رہیں تو حرج نہیں	14
ہر شخص امام نہیں بن سکتا	8	❁❁❁	❁

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی اِنعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافِلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net